11669- مزاروں اوران مساجد میں جانا جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی

سوال

میں نے بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ مدینہ کی زیارت کے لیے آتے ہیں تو وہ سبع مساجد اور مسجد نبوی، اور مسجد قباء آتے ہیں اور طائف میں مسجد عداس آنے کی حرص رکھتے ہیں اور اسی طرح مکہ کی دوسری مساجد میں بھی نماز ادا کرنے جاتے ہیں، تو اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

مسجد نبوی شریف کی جانب سفر کا قصد کرنا ایک مشروع اور جائز عمل ہے جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل فرمان دلالت کرتا ہے :

(تین مساجد یہ مسجد، مسجد حرام، اور مسجد اقصی کے علاوہ کسی اور کی جانب سفر کا قصد نہ کیا جائے) صحیح بخاری اور مسلم یہ مسلم کے الفاظ ہیں ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

(اس میں نماز کی ادائیگی مسجد حرام کے علاوہ دوسری (مساجد) میں ایک ہزار نماز سے افضل ہے) ۔

اس کے ساتھ ان جگہوں کا اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے جن کی زیارت کرنا مشروع ہے لیکن ان کی زیارت کے مقصد سے سفر کرنا جائز نہیں، ان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ابو بکر اور عمر فاروق کی قبروں کی زیارت کرنا، قبرستان بقیع اور شہداء احد اور مسجد قبا جانا ۔

ان قبروں کی زیارت کرنے کی مشروعیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے عموم میں شامل ہوتی ہے :

(یقینا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا لھذا اب زیارت کیا کرو) صحیح مسلم ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

شہدائے احد اور بقیع کی بھی زیارت کرنا ان کے لیے دعائے استغفار اور بخشش کرنا بھی مستحب ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں جایا کرتے تھے اور اس کے ساتھ سب مسلمانوں کی قبروں کے لیے جائز ہے ۔ دیکھیں : مجموع الفتاوی (470/17) ۔

اور مسجد قباء کی زیارت کرنے کی دلیل صحیحین کی مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدل یا سوار ہو کر جایا کرتے تھے ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ : اس میں دو رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے ۔ صحیح بخاری و مسلم ۔

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے اپنے گھر میں وضوء کیا اور مسجد قباء جاکر نماز ادا کی اسے عمرہ کے برابر ثواب حاصل ہوتا ہے) مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرکم حاکم نے اسے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام ذھبی رحمہ اللہ تعالی نے اس کی موافقت کی ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (6154) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور باقی مساجد اور تاریخی مقام کی زیارت کرنا اور یہ دعوی کرنا کہ ان جگھوں کی زیارت کرنا ضروری ہے، اس کی کوئی دلیل اور اصل نہیں ملتی، اور مندرجہ ذیل وجوھات کی بنا پر ان کی زیارت کرنے سے اجتناب کرنا ضروری ہے:

پہلی وجہ:

ان مساجد کی زیارت کی تخصیص میں کسی دلیل کا نہ ہونا، جس طرح کہ مسجد قباء کی زیارت کے بارہ میں دلیل ملتی ہے اس طرح ان مساجد کے بارہ میں نہیں، اور پھر جیسا کہ معلوم ہے کہ عبادات کی بنیاد اور اساس اتباع وپیروی ہے نہ کہ بدعات کی ایجاد پر۔

دوسری وجہ:'

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب لوگوں سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی واتباع کرنے کی حرص رکھتے تھے لیکن اس کے باوجود ان سے یہ معروف اور معلوم نہیں کہ انہوں نے ان مساجد اور جگھوں کی زیارت کی ہو، اور اگر یہ کوئی بھلائی اور خیر ہوتی تو وہ ہم سے سبقت لے جاتے۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ تعالی عنہم اور باقی سارے مھاجر اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم مدینہ نبویہ سے حج اور عمرہ کرنے کے لیے مکہ مکرمہ جایا کرتے تھے اور سفر کیا کرتے تھے لیکن ان میں سے کسی ایک نے بھی یہ نہیں کہا کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز والی جگہ کو تلاش کر کے نماز ادا کی ہو، اور یہ معلوم ہے کہ اگر ایسا کرنا ان کے ہاں مستحب ہوتا تو وہ ہم سے زیادہ سبقت لے جاتے کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقہ کو زیادہ جانتے تھے اور دوسروں سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع وپیروی کرنے والے تھے) دیکھیں: اقتضاء الصراط المستقیم (748/2)۔

تیسری وجہ:

اس کی زیارت سے منع کرنا سد ذریعہ ہے، اور یہ منع کرنا بھی سلف صالحین کے عمل سے ثابت ہے ان میں سب کے سرخیل خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ شامل ہیں:

معرور بن سوید رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ: ہم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ نکلے تو ہمارے راستے میں ایک مسجد آئی تو لوگوں نے اس کی جانب جلدی بڑھ کر نماز پڑھنا شروع کردی تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے:

انہیں کیا ہوا؟ تو لوگوں نے جواب دیا اس مسجد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے:

اے لوگو یقینا تم سے پہلے لوگ بھی اس طرح کی اتباع کرتے ہوئے ہلاک ہوئے حتی کہ انہوں نے اسے عبادت گاہ بنالیا، لھذا جسے اس میں نماز پیش آجائے (یعنی فرضی نماز کا وقت ہوجائے) وہ ادا کرے اور جس کے لیے نماز نہ آئے وہ چلتا رہے۔

اسے ابن وضاح نے اپنی کتاب البدع والنھی عنھا میں روایت کیا ہے اور ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے المجموع (281/1) میں صحیح کہا ہے۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی اس قصہ پر تعلیق چڑھاتے ہوئے کہتے ہیں :

(کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز ادا کرنے کی تخصیص نہیں فرمائی تھی بلکہ یہاں پر آپ نے اس لیے نماز ادا کی کہ یہاں پڑاؤ کیا تھا ، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس فعل کی صورت میں قصدا اور غیر موافق وقت میں شرکت کرنا اتباع نہیں بلکہ اس جگہ کو نماز کے لیے مخصوص کرنا اہل کتاب کی ان بدعات میں سے ہے جس کی بنا پر وہ ہلاک ہوئے تھے ، اور مسلمانوں کو ان کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کردیا گیا ہے ، تو ایسا کرنے والا صورت میں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قصد جو کہ دل کا عمل ہے میں یھودیوں اور عیسائیوں کے مشابہ ہے ، اور یہی اصل ہے کیونکہ نیت میں متابعت عمل کی صورت میں متابعت سے زیادہ نزدیک ہے) مجموع الفتاوی (281/1) ۔

اور ایک اور قصہ میں ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو علم ہوا کہ کچھ لوگ اس درخت کے پاس جاتے ہیں جس کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی گئی تھی تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے کاٹنے کا حکم دے دیا ۔

اسے ابن وضاح نے اپنی کتاب : البدع والنھی عنھا میں اور ابن ابی شیبہ نے مصنف ابن ابی شیبہ (375/2) میں ذکر کیا ہے اور ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری (448/7) میں اس کی سند صحیح قرار دی ہے ، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : اس کے رجال ثقات ہیں ۔

ابن وضاح القرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(مدینہ کے علماء مالک بن انس رحمہ اللہ وغیرہ قباء اور احد کے علاوہ باقی مساجد اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کی طرف جانا ناپسند کرتے تھے) البدع والنھی عنھا صفحہ نمبر (43) احد سے شھدائے احد کی قبریں مراد ہیں ۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(اسی لیے اہل مدینہ اور دوسرے علماء سلف نے مسجد نبوی کے بعد مسجد قباء کے علاوہ مدینہ اور اس کے ارد گرد میں پائے جانے والے مزارات جانا مستحب نہیں کہا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سوا کسی اور معین مسجد کا قصد نہیں فرمایا) مجموع الفتاوی (469/17) ۔

اور فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی مدینہ میں مشروع جگہ کی زیارت کا ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں :

(اور سبع مساجد اور مسجد قبلتین اور بعض وہ جگہیں جن کا ذکر حج کی کتابوں میں ملتا ہے کہ ان کی زیارت کی جائے اس کی کوئی دلیل اور اصل نہیں ، اور مومن کے لیے ہر وقت مشروع یہی ہے کہ وہ اتباع و پیروی کرے نہ کہ بدعات کی ایجاد) فتاوی اسلامیۃ (313/2) ۔

اور فضیلۃ الشیخ علامہ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(مدینہ شریف میں ان اشیاء کے علاوہ کوئی اور ایسی چیز نہیں جس کی زیارت کی جائے : مسجد نبوی کی زیارت کرنا ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کرنا ، قبرستان بقیع کی زیارت کرنا ، شھدائے احد کے مقبرہ کی زیارت ، مسجد قباء کی زیارت ، اور اس کے علاوہ جتنی بھی جگہیں ہیں ان کی زیارت کرنے کی کوئی اصل اور دلیل نہیں ملتی) فقہ العبادات (405) ۔

اور بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان جگہوں کی عدم فضیلت کی شرط ہی وہاں یا اس کے علاوہ دوسرے آثار میں جانے کے جواز کے لیے کافی ہے ، تو یہ بھی کئی ایک اسباب کی بنا پر مردود ہے :

اول :

سلف صالحین رحمہم اللہ نے اس کی طرف جانے سے کسی تفصیل کے بغیر ہی مطلقا منع کیا ہے ۔

دوم :

ان اماکن کی طرف جانا اور اس لیے اس کی زیارت کی تخصیص کرنی کہ یہ مدینہ کی سرزمین پر واقع ہیں جہاں سے دعوت شروع ہوئی اور کئی ایک معرکے بھی یہاں ہوئے یہ ہی اس کی فضلیت کے اعتقاد کی دلیل ہے ، اور اگر اس کے دل میں یہ اعتقاد نہ ہوتا تو پھر دل بھی اس کی زیارت کرنے کی تخصیص نہ کرتا ۔

سوم :

اگر ہم بالفرض ایک منٹ کے لیے یہ بھی تسلیم کرلیں کہ ان جگھوں کی زیارت کے وقت ان کی فضیلت کا اعتقاد نہیں ہوتا ، تو پھر یہ ہے کہ ان کی زیارت اس کا ذریعہ بنتی ہے اور ایسی چیز کے پیدا ہوتی ہے جو مشروع ہی نہیں ، اور سدالذرائع بھی شریعت میں شامل ہے جیسا کہ یہ کسی پر بھی مخفی نہیں ۔

بلکہ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے تو ننانوے وجوہات ذکر کی ہیں جو اس قاعدہ پر دلالت کرتی ہیں ، اور پھر آخری اور 99 وجہ ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں :

اور سدالذرائع کا باب تکلیف (یعنی جن کا مکلف ٹھرایا گیا ہے) کا ایک چوتھائی حصہ ہے کیونکہ تکلیف امر اور نہی ہے اور امر کی دو قسمیں ہیں ایک تو مقصود لنفسہ ہے اور دوسری : مقصود کی جانب پہنچانے والا وسیلہ ہے ، اور نہی کی بھی دو قسمیں ہیں : ایک تو اس چیز سے منع کرنا ہے جو فی نفسہ ہی فساد کا باعث ہے اور فساد ہے ، اور دوسری : جو فساد کا وسیلہ ہو ، تو اس طرح حرام کی جانب لے جانے والی چیز کو روکنا یعنی سدالذرائع دین کا چوتھا حصہ بنتا ہے ۔ دیکھیں : اعلام الموقعین (143/3) ۔

چہارم :

جاہل لوگوں کا دھوکہ میں آنا ، جب یہ جاہل لوگ دیکھتے ہیں کہ ان مساجد اور آثار والی جگھوں کی زیارت کرنے والے بہت زیادہ ہیں تو وہ بھی یہ اعتقاد کرنے لگتے ہیں کہ یہ عمل مشروع ہے ۔

پنجم :

اس میں وسعت اور ان آثار والی جگھوں کی سیر وسیاحت کے مقصد کے سے زیارت کی دعوت دینا شرک کے ذرائع میں سے ہے ، فتوی اللجنۃ الدائمۃ (مستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب) میں ہے کہ :

اس امر کی بنا پر غار حراء میں چڑھنے سے منع کرنا چاہیے ، دیکھیں فتوی نمبر (5303) واللہ المستعان .